فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط 17)

یتیم کسے کہتے ہیں؟

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

پیشکش

مجلس المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رِسالہ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے مدنی مذاکرہ نمبر 7 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَرِیعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
٦ رمضان المبارک ١٤٣٧ھ / 12 جون 2016ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یتیم کسے کہتے ہیں؟

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[1]

قلیل روزی پہ دو قناعت　　فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت　　نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کسے کہتے ہیں؟

سُوال: یتیم کسے کہتے ہیں؟ نیز کتنی عمر تک بچّہ یا بچّی یتیم رہتے ہیں؟

جواب: وہ نابالغ بچّہ یا بچّی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔[2] بچّہ یا بچّی اس وقت

مدینہ

1 ...... فِردوسُ الْاَخبار، باب المیم، ۲ / ۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳

2 ...... دُرِّمختار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للاقارب وغیرھم، ۱۰ / ۴۱۶

تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بالغ ہو کر بچہ یتیم نہیں رہتا۔ انسان کا وہ بچہ یتیم ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، جانور کا وہ بچہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے، موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو اُسے دُرِّ یتیم کہتے ہیں بڑا قیمتی ہوتا ہے۔[1]

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

سُوال: یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی حدیثِ پاک میں بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ روح پرور ہے: مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔[2]

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو شخص یتیم کے سر پر محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے بدلے

مدینہ

1 ...... نورُ العرفان، پ۴، النسآء، تحت الآیۃ:۲

2 ...... ابنِ ماجہ، کتاب الأدب، باب حق الیتیم، ۴/۱۹۳، حدیث: ۳۶۷۹

میں اُس کے لیے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے میں اور وہ جنّت میں (دو اُنگلیوں کو مِلا کر فرمایا کہ) اس طرح ہوں گے۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: جو شخص اپنے عزیز یا اَجنبی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے محبت و شفقت کا یہ محبت صرف اللہ و رسول(عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رضا کے لیے ہو تو ہر بال کے عوض اسے نیکی ملے گی۔ یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرچ کرے، اس کی خدمت کرے، اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہو گا۔[2] یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے نیکیوں کے حصول کے ساتھ ساتھ دِل کی سختی دُور ہوتی اور حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عظیم میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی، تو اِرشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تو یتیم پر رحم کیا کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہو گا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔[3]

---

1 ...... مُسندِ اِمام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباهلی، ۸/ ۲۷۲، حدیث: ۲۲۲۱۵

2 ...... مرآۃ المناجیح، ٦/ ٥٦٢

3 ...... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الایتام والارامل والمساکین، ۸/ ۲۹۳، حدیث: ۱۳۵۰۹

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ

سُوال: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جب بھی کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا ہو تو سر کے پیچھے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آگے کی طرف لے آیئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور جب اس کا باپ ہو (یعنی بچہ یتیم نہ ہو) تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔[1]

یتیم کی دی ہوئی چیز کھا پی نہیں سکتے

سُوال: یتیم کی ہبہ کی ہوئی چیز کھا پی سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: یتیم کسی کو اپنی کوئی چیز ہبہ نہیں کر سکتا کیونکہ "ہبہ صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط ہبہ کرنے والے کا بالغ ہونا بھی ہے۔"[2] جبکہ یتیم نابالغ ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا بھی نابالغ کا مال ہبہ نہیں کر سکتا جیسا کہ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: باپ کو یہ جائز نہیں کہ نابالغ لڑکے کا مال دوسرے لوگوں کو ہبہ کر دے اگرچہ معاوضہ لے کر ہبہ کرے کہ یہ بھی ناجائز ہے اور خود بچہ بھی اپنا مال ہبہ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا یعنی اُس نے ہبہ کر دیا اور موہوب لہ کو دیدیا اُس سے

مدینہ

1 ...... مُعْجَمِ اَوْسط، من اسمہ احمد، ۱/۳۵۱، حدیث: ۱۲۷۹

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۶۹، حصہ: ۱۴ ملخصاً

واپس لیا جائے گا کہ (نابالغ کا) ہبہ جائز ہی نہیں۔یہی حکم صدقہ کا ہے کہ نابالغ اپنا مال نہ خود صدقہ کر سکتا ہے نہ اُس کا باپ۔ یہ بات نہایت یاد رکھنے کی ہے اکثر لوگ نابالغ سے چیز لے کر استعمال کر لیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اُس نے دے دی حالانکہ یہ دینا نہ دینے کے حکم میں ہے بعض لوگ دوسرے کے بچہ سے (کنوئیں سے) پانی بھروا کر پیتے یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اُس پانی کا وہ بچہ مالک ہو جاتا ہے اور ہبہ نہیں کر سکتا پھر دوسرے کو اُس کا استعمال کیوں کر جائز ہو گا۔ اگر والدین بچہ کو اس لیے چیز دیں کہ یہ لوگوں کو ہبہ کر دے یا فقیروں کو صدقہ کر دے تاکہ دینے اور صدقہ کرنے کی عادت ہو اور مال و دُنیا کی محبت کم ہو تو یہ ہبہ و صدقہ جائز ہے کہ یہاں نابالغ کے مال کا ہبہ و صدقہ نہیں بلکہ باپ کا مال ہے اور بچہ دینے کے لیے وکیل ہے جس طرح عموماً دروازوں پر سائل جب سوال کرتے ہیں تو بچوں ہی سے بھیک دِلواتے ہیں۔[1]-[2]

یتیم کے مال کا غیر محتاط اِستعمال

سُوال: جب گھر کا کوئی فرد فوت ہو جاتا ہے تو بعض اَوقات وہ یتیم بچّے اور مال چھوڑ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۸۱، حصہ: ۱۴

2 ...... نابالغ سے پانی بھروانے اور پانی شرعاً اس کی مِلک ہونے یا نہ ہونے کی تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''پانی کے بارے میں اہم معلومات'' کے صفحہ 20 تا 25 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جاتا ہے اور اس کا ترکہ بھی تقسیم نہیں کیا جاتا ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: علمِ دین سے دُوری اور جہالت کے سبب عموماً خاندانوں میں تَرکہ تقسیم نہیں کیا جاتا اکثر وُرَثاء میں یتیم بچے بچیاں بھی شامل ہوتے ہیں اور لوگ بِلا جھجک ان یتیموں کا مال کھاتے پیتے اور ہر طرح سے اِستعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ سب ناجائز ہے اور اس کی طرف کسی کی توجُّہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھیے! میت کے وُرَثاء میں سے اگر کوئی یتیم ہو تو جب تک ترکہ تقسیم کر کے یتیم کا حصَّہ الگ نہ کیا جائے تب تک اس میں سے میت کے ایصالِ ثواب کے لیے صدقہ و خیرات وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔ پارہ 4 سورۃُ النسآء کی آیت نمبر 10 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: ”جب یتیم کا مال اپنے مال سے ملا کر کھانا (متعدد صورتوں میں) حرام ہوا تو علیٰحدہ طور پر کھانا بھی ضرور حرام ہے۔ اس سے معلوم

ہوا کہ یتیم کو ہبہ دے سکتے ہیں مگر اس کا ہبہ لے نہیں سکتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وارثوں میں جس کے یتیم بھی ہوں اس کے ترکہ سے نیاز، فاتحہ خیرات کرنا حرام ہے اور اس کھانے کا استعمال حرام۔ اوّلاً مال تقسیم کرو پھر بالغ وارث اپنے مال سے خیرات کرے۔" مزید فرماتے ہیں: "جب میت کے یتیم یا غائب وارث ہوں تو مالِ مشترک میں سے اس کی فاتحہ تیجہ وغیرہ حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے بلکہ پہلے تقسیم کرو پھر کوئی بالغ وارث اپنے حصّہ سے یہ سارے کام کرے ورنہ جو بھی وہ کھائے گا دوزخ کی آگ کھائے گا۔ قیامت میں اس کے مُنہ سے دُھواں نکلے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ یتیم کا مال ظلماً کھانے والے قیامت میں اس طرح اُٹھیں گے کہ ان کے مُنہ، کان اور ناک سے بلکہ ان کی قبروں سے دُھواں اُٹھتا ہو گا جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے ہیں۔"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل حالات اِنتہائی ناگُفتہ بہ ہیں یتیموں کا مال کھانے سے بچنے کا ذہن ہی نہیں ہوتا۔ گھر میں کسی کے فوت ہو جانے پر اگر سارے وُرَثاء بالغ ہوں وہاں تو ایک دوسرے سے حُقُوق معاف بھی کروائے جا سکتے ہیں اور اگر ایک بھی نابالغ بچہ وارِثوں میں شامل ہو تو پھر جو لوگ شریعت

مدینہ

1 ...... دُرِّ منثور، پ۴، النسآء، تحت الآیۃ: ۱۰، ۲/ ۴۴۳ باختلاف بعض الالفاظ

کے پابند ہیں وہ سخت امتحان میں پڑ جاتے ہیں کیونکہ فی زمانہ خاندان والوں کا ذِہن بنانا ہر ایک کے بس کا کام بھی نہیں ہے۔ اگر کہیں صراحتاً یا دلالۃً معلوم ہو کہ میت کے گھر والوں نے ابھی تک ترکہ تقسیم نہیں کیا اور میت کے وُرَثاء میں نابالغ بھی ہیں تو وہاں کھانے پینے وغیرہ سے اِجتناب کیا جائے۔(1)

یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ

سُوال: یتیم کا مال کھانے سے بچنے کے حوالے سے ایک دو واقعات بیان فرما دیجیے تاکہ یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔

جواب: یتیم کا مال ناحق کھانے کی قرآن وحدیث میں جو وعیدات ہیں ان پر غور کر کے اپنے آپ کو ڈرایا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بچنے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ بہر حال ایک مُحتاط مبلغِ دعوتِ اسلامی کا واقِعہ پیش کیا جاتا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس میں اِحتیاط کے کافی مشکبار مَدَنی پھول چننے کو ملیں گے چُنانچہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی اپنے سفر میں بعض اوقات ایک ایسے گھر میں قِیام کرتے تھے جہاں تین سگے بھائی اکٹھے رہتے تھے۔ سب سے بڑا بھائی مُتوَسِّطُ الحال تاجر تھا۔ اُس کی وفات ہو گئی، ان مبلغِ دعوتِ اسلامی کو پھر سفر میں

مدینہ

1 ...... میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کے گھر میں فوتگی ہو جائے اور میت ترکہ چھوڑے تو جلد از جلد دارالافتاء اہلسنّت سے شرعی رہنمائی لے کر اس ترکے کو وُرَثاء میں تقسیم کر لیا جائے اسی میں بچت اور عافیت ہے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اُسی گھر میں قِیام کرنا پڑا اور دَورانِ گفتگو یہ بات سامنے آئی کہ مرحوم کے دو نابالغ بچّے بھی ہیں اور تَرکہ بھی تقسیم نہیں ہوا۔ گھر کے سارے اَفراد مِل جُل کر اب بھی پہلے کی طرح کھاتے پیتے اور گھر کی تمام اَشیاء میں تَصرُّف کرتے ہیں اور ان مبلغ کی بھی اِسی مال سے مہمان نوازی کی جائے گی۔ وہ گھبرا گئے اور اُنہوں نے مرحوم کے اُس بھائی کو جو اَب ان دو یتیم بچوں کا سرپرست تھا بتایا کہ میں آپ کے یہاں قیام کر سکتا ہوں اور نہ ہی کھا پی سکتا ہوں اور نہ ہی آپ کی گاڑی پر سوار ہو سکتا ہوں کیونکہ آپ کے گھر کی ہر چیز میں اب ان دو یتیم بچوں کا بھی حصّہ شامل ہو گیا ہے اور میں ان یتیم بچوں کی چیزوں میں کیسے تصرُّف کروں؟ بَہَر حال وہ مبلغِ دعوتِ اسلامی اُس گھر سے دوسری جگہ چلے گئے اور اُنہوں نے اپنے دِل کو مطمئن کرنے کے لیے دونوں یتیم بچوں کے لیے مُناسب رقم باصرار پیش کی اور یہ بھی نیّت شامل کی کہ میری وجہ سے جو جو اسلامی بھائی مُلاقات وغیرہ کے لیے آئے اور یہاں کھایا پیا ان کی بھی خلاصی ہو جائے ان مبلغِ دعوتِ اسلامی کے سمجھانے پر اب ان گھر والوں نے تَرکے کی ہر شے کا حساب کر کے نابالغ بچوں کا حصّہ جُدا محفوظ کر لیا ہے۔[1]

(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرہ میں اپنا واقعہ یوں

مدینہ

1 ...... میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ محتاط مبلغ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تھے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

بیان فرمایا ہے:) میرے بڑے بھائی جب فوت ہوئے تو اس وقت تک والدِ مرحوم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَیُّوْم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا تھا۔ ان کے چھوڑے ہوئے مال ہی میں کاروبار ہوتا رہا۔ بڑے بھائی جان کا انتقال ہونے پر میں سخت آزمائش میں آ گیا کیونکہ ان کے پانچ یتیم بچے بھی تھے اور ان یتیم بچوں کی ماں بھی۔ اب بھائی کی ملکیت والی ہر چیز میں ان سب کا حق شامل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم کیا اور ان کو زائد پیش کیا تاکہ میری طرف اُن کا کوئی حق رہ نہ جائے مگر پھر بھی خوف آتا تھا کہ کہیں ان یتیموں کے مال میں مجھ سے حق تلفی نہ ہو گئی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میرے پانچوں بھتیجے بالغ ہو چکے ہیں اور میں نے اپنے پانچوں بھتیجوں اور ان کی امّی جان سے مُعافی حاصل کر لی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور ہر طرح سے اپنی حِفظ و امان میں رکھے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

یتیم مُعاف نہیں کر سکتا

سُوال: اگر یتیم بچّے بخوشی مُعاف کر دیں تو کیا معافی ہو سکتی ہے؟ نیز مسائل معلوم نہ ہونے کے سبب جس نے نابالغ یا یتیم کا مال کھایا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کتنا کھایا اور اب وہ بچے بالغ ہو چکے ہیں اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نابالغ بچے مُعاف نہیں کر سکتے، اگر وہ مُعاف کر دیں تب بھی مُعاف نہیں ہو گا لٰہذا مسائل معلوم نہ ہونے کے سبب جس نے نابالغ یا یتیم کا مال کھایا تو وہ ظَنِ غالِب کا اِعتبار کرتے ہوئے اتنا مال اُن کو لوٹائے اور ساتھ میں ان سے معافی بھی مانگے۔ہاں بالغ ہونے کے بعد وہ "سابِقہ نابالغ یا یتیم" اپنی خوشی سے چاہیں تو مُعاف بھی کر سکتے ہیں لیکن معافی مانگنے کی بجائے اُن کا مال ہی لوٹانا چاہیے پھر اگر وہ مال لینے کی بجائے معاف کر دیں تو ان کی مرضی ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یتیموں کا حق کسی کے معاف کئے معاف نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ خود یتیم کا دادا یا ماں کسی نابالغ کے ماں باپ اس کا حق کسی کو معاف کر دیں ہرگز معاف نہ ہو گا فَاِنَّ الْوِلَایَۃَ لِلنَّظْرِ لَا لِلضَّرَرِ (کیونکہ ولایت و سرپرستی نگرانی کے لئے حاصل ہوتی ہے نقصان دینے کے لئے نہیں۔) بلکہ خود یتیم و نابالغ بھی معاف نہیں کر سکتے نہ ان کی معافی کا کچھ اعتبار ہے لِلْحِجْرِ التَّامِ عَمَّا ھُوَ ضَرَرٌ (کیونکہ نقصان دہ معاملہ میں تصرُّف کرنے سے انہیں مکمل روک دیا گیا ہے۔) محض یتیموں کا حق ضرور دینا پڑے گا اور جو نکلوا سکتا ہے اسے چاہیے کہ ضرور دِلا دے، ہاں یتیم بالغ ہونے کے بعد معاف کرے تو اس وقت معاف ہو سکے گا۔[1]

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۴۹۶

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

سُوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سِن کے حساب سے 12 سے 15 سال کی عمر کے دَوران جب بھی لڑکے کو اِنزال ہو یا سوتے میں اِحتِلام ہو یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی ہو تو اُسی وَقت بالغ ہو گیا اور اُس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سِن کے مطابِق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہجری سِن کے حساب سے 9 سے 15 سال کی عمر کے دَوران لڑکی کو جب بھی اِحتِلام ہو یا حَیض آجائے یا حَمل ٹھہر جائے تو بالِغہ ہو گئی ورنہ ہجری سِن کے مطابِق 15 سال کی ہوتے ہی بالِغہ ہے۔[1]

قبر پر بیٹھنا حرام ہے

سُوال: قبر پر بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر بیٹھنا حرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 847 پر ہے: ''قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرِستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اُس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا

مدینہ

1 ...... اَلدُّرُّ الْمُخْتَار و رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/۲۵۹-۲۶۰ مُلَخَّصاً

گمان ہو۔ ”نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کسی کا اَنگاروں پر بیٹھنا اور ان کا اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جانا اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی قبر پر بیٹھے۔(1)

حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن حَزم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک قبر کے اُوپر بیٹھے دیکھا تو اِرشاد فرمایا: اے قبر والے! قبر کے اُوپر بیٹھنے والے شخص! نیچے اُتر جا، نہ تو قبر والے کو اِیذا دے نہ وہ تجھے اِیذا دے۔(2)

مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں

سُوال: قبرستان میں جا بجا قبریں ہوں تو کیا اپنے اَعِزَّہ و اَقرِبا کو اِیصالِ ثواب کرنے کے لیے ان کی قبور تک جا سکتے ہیں؟

جواب: اِیصالِ ثواب کرنے کے لیے اپنے عزیز و اَقارِب کی قبور پر جا سکتے ہیں لیکن وہاں تک پہنچنے کے لیے دوسرے مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں۔ حَدِیْقَۂ نَدِیّہ میں ہے: پَیر کی آفتوں میں سے قبروں پر چلنا بھی ہے۔(3) اگر دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بِغیر اپنے اَعِزَّہ و اَقرِبا کی قبروں تک جانا ممکن نہ ہو

مــــــدینہ

1 ...... مُسلِم، کتاب الجنائز، النھی عن الجلوس علی القبر...الخ، ص ۴۸۳، حدیث: ۹۷۱

2 ...... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتاب الجنائز، باب البناء علی القبور...الخ، ۳/۱۹۱، حدیث: ۴۳۲۱

3 ...... حَدِیْقَۂ نَدِیّہ، ۲/ ۵۰۴

تو دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجیے کیونکہ قبروں پر جانا مستحب کام ہے اور مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام، مستحب کام کے لیے حرام کام کی شریعت میں اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِس کا لحاظ لازِم ہے کہ جس قبر کے پاس بالخصوص جانا چاہتا ہے اُس تک (ایسا) قدیم (یعنی پُرانا) راستہ ہو (جو کہ قبریں مٹا کر نہ بنایا گیا ہو)، اگر قبروں پر سے ہو کر جانا پڑے تو اجازت نہیں، سرِ راہ دُور کھڑے ہو کر ایک قَبْر کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ایصالِ ثواب کر دے۔[1]

حدیثِ پاک میں ہے کہ مجھے تلوار پر چلنا مسلمان کی قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔[2] بَحْرُ الرَّائِق میں ہے: قبروں کی زیارت اور مسلمان مُردوں کے حق میں دُعا کرنے میں حَرَج نہیں بشرطیکہ قبریں روندی نہ جائیں۔[3] فتح القدیر میں ہے: قبر پر بیٹھنا اور اس کو روندنا مکروہ ہے تو وہ لوگ جن کے رِشتہ داروں کے گِرد دوسروں کی قبریں ہوں اُن کا قبروں کو روندنا اپنے قریبی رشتہ دار کی قبر تک پہنچنے کے لیے مکروہ ہے۔[4]

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۴

2 ...... ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النھی عن المشی...الخ، ۲/ ۲۴۹-۲۵۰، حدیث: ۱۵۶۷ ملتقطاً

3 ...... بَحْرُ الرَّائِق، کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاتہ، ۲/ ۳۴۲

4 ...... فتحُ القَدِیر، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، ۲/ ۱۰۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبورِ مسلمین کا ادب و احترام کیجیے اور ان کو روندنے سے بچیے بالخصوص مکۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا جانے والے عاشقانِ رسول جنّتُ الْمَعْلٰی اور جنّتُ البقیع کے مَدفُونین کی خدمت میں قبرستان کے باہر ہی سے کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور دُعا مانگیں کیونکہ اب صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اَطہار اور اَولیائے کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مزارات اور عام مسلمین کی قبور کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ اندر گئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا پاؤں کسی کے مزار شریف پر پڑ جائے اور بے اَدَبی ہو جائے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے اَدَبی سے بچائے، اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جو ہے باادب وہ بڑا بانصیب اور
جو ہے بےادب وہ نہایت بُرا ہے (وسائلِ بخشش)

بچّے کو سُلانے کیلئے اَفیُون کِھلانا

سُوال: بچّے کو سُلانے کے لیے اَفیون کِھلانا کیسا ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 198 پر ہے: ”اَفیون حرام ہے، (لیکن) نَجس نہیں، (لہٰذا) خارجِ بدن پر اِس کا اِستعمال جائز ہے۔ بچے کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے اَفیون دینا حرام ہے اور اس کا گناہ اس دینے والے پر ہے بچّے پر نہیں۔“

افیون میں ستر بُرائیاں ہیں جیسا کہ مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: مسواک کے ستر فائدے ہیں: جن میں سے ایک

یہ ہے کہ اس سے مَرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے، یہ "پائیریا" سے محفوظ رکھتی ہے، گندہ دہنی دور کرتی ہے، دانتوں و معدے کو قوی کرتی ہے، آنکھوں میں روشنی دیتی ہے۔ اور افیون میں ستر بُرائیاں ہیں: جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے خرابیٔ خاتمہ کا اَندیشہ ہے۔[1]

حامِلہ عورت کو طلاق دینے کا حکم

سُوال: کیا حامِلہ عورت کو طلاق دینے سے طَلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: حَمَل میں طَلاق نہ دی جائے لیکن پھر بھی اگر کسی نے اپنی حامِلہ بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ پارہ 28 سورۃُ الطّلاق کی آیت نمبر 4 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں۔

ایک اور جگہ اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان و نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچّہ پیدا ہو۔ (پ ۲۸، اَلطَّلاق: ٦)

مدینہ

1 ...... مِراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷۵

قرآنِ پاک کا حامِلہ عورت کی عِدّت اور اس کے نان نفقے کا بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حالتِ حَمَل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیے! حامِلہ عورتوں کی عِدَّت وَضْعِ حمل (یعنی بچّہ جننے تک) ہے خواہ وہ عِدَّت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ جیسے ہی بچہ پیدا ہوا عِدَّت ختم ہو جائے گی مثلاً ایک دِن میں بچّہ پیدا ہو گیا تو ایک ہی دن میں عِدَّت ختم اور اگر مثلاً چھ ماہ میں بچہ پیدا ہوا تو چھ ماہ تک عِدَّت رہے گی۔

جہیز کا مالِک کون؟

سُوال: جہیز مَرد یا عورت میں سے کس کی مِلک ہوتا ہے؟

جواب: لڑکی کو جو سامان میکے کی طرف سے بطورِ جہیز دیا جاتا ہے وہ لڑکی کی ہی ملکیت ہوتا ہے اور طلاق کے بعد اسے جہیز کا سامان واپس لینے کا پورا حق ہے بلکہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو وہ سامان اِستعمال کرنے کی بھی اِجازت نہیں۔ اور جہاں تک شوہر اور اس کے گھر والوں کی جانب سے دیا جانے والا سامان اور زیورات وغیرہ ہیں تو ان کی تین صورتیں ہیں:

(1) شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً لڑکی کو سامان اور زیورات کا مالک بنایا تھا اور قبضہ بھی دیا تھا۔ (2) شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً لڑکی کو سامان اور زیورات عاریتاً یعنی فقط استعمال کے لئے دیئے تھے۔ (3) شوہر یا اس کے گھر والوں نے لڑکی کو سامان اور زیورات دیتے وقت کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

پہلی صورت میں عورت سامان اور زیورات کے ہبہ کی وجہ سے اس کی مالک

بن جاتی ہے اور یہ ان چیزوں کا مطالبہ بھی کر سکتی ہے، **دوسری صورت** میں جس نے وہ چیزیں دی ہیں وہی اس کا مالک ہے اور **تیسری صورت** میں شوہر کے خاندان کے رَواج کو دیکھا جائے گا اگر وہ عورت کو ان اشیاء کا مالک بنا دیتے ہیں تو یہ چیزیں لڑکی کی ہیں اور اگر مالک نہیں بناتے تو یہ دینے والے ہی کی ہیں۔ اِسی بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: جہیز تو سب عورت کا ہے اس میں کسی کا حق نہیں۔ اور چڑھاوے کا اگر عورت کو مالک کر دیا گیا تھا خواہ صَراحۃً کہہ دیا تھا کہ ہم نے اس کا تجھے مالک کیا یا وہاں کے رَسم و عُرف سے ثابت ہو کہ تملیک ہی کے طور پر دیتے ہیں جب تو وہ بھی عورت کی مِلک ہے ورنہ جس نے چڑھایا اس کی مِلک ہے۔(1)

لڑکے والوں کی طرف سے دیئے جانے والے سامان و زیورات کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: جو کچھ زیور، کپڑا، برتن وغیرہ عورت کو جہیز میں ملا تھا اس کی مالک خاص عورت ہے اور جو کچھ چڑھاوا شوہر کے یہاں سے گیا تھا اس میں رواج کو دیکھا جائے گا اگر رواج یہ ہو کہ عورت ہی اس کی مالک سمجھی جاتی ہے تو وہ بھی عورت کی مِلک ہو گیا اور اگر عورت مالک نہیں سمجھی جاتی ہے تو وہ جس نے چڑھایا تھا اسی کی مِلک ہے خواہ والدِ شوہر ہو یا والدہ یا خود شوہر اور جو زیور زید (یعنی شوہر) نے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۵۹ تا ۲۶۰۔

بعدِ نکاح بنوایا اگر عورت کو تملیک کر دی تھی یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے یہ زیور تجھے دے ڈالا، تجھے اس کا مالک کر دیا اور قبضہ عورت کا ہو گیا تو یہ زیور بھی ملکِ زَن ہو گیا اور اگر کہا کہ تجھے پہننے کو دیا تو شوہر کی ملک رہا اور اگر کچھ نہ کہا تو رواج دیکھا جائے گا۔ اسی طرح زیور بنا دینے کو اگر عورت کی تملیک سمجھتے ہیں تو بعدِ قبضہ عورت مالک ہو گی ورنہ ملکِ شوہر پر رہا۔[1]

شوہر زوجہ کا جہیز نہیں رکھ سکتا

سُوال: زوجہ فوت ہو جائے تو کیا سارا جہیز شوہر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر یا کوئی اور اس کے جہیز وغیرہ کا تنہا مالک یا حقدار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ سارا سامان جو عورت کی ذاتی ملکیت تھا، اس کے مرنے کے بعد شرعی قانون کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم ہو گا جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جہیز ہمارے بِلاد کے عُرفِ عام شائع سے خاص مِلکِ زوجہ ہوتا ہے جس میں شوہر کا کچھ حق نہیں، طلاق ہوئی تو کُل لے گی اور مَر گئی تو اسی کے وُرثاء پر تقسیم ہو گا۔[2]

زوجہ کے تَرکے میں شوہر کا حصّہ

سُوال: اگر زوجہ فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے شوہر کو کیا ملے گا؟

جواب: عورت فوت ہو جائے اور اس کا شوہر بھی ہو تو عورت کی تجہیز و تکفین اسی

مدینہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۵۶۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۰۳

کے ذِمّہ ہے۔عورت کے مال کی تقسیم اِس طرح ہو گی کہ اگر اس پر قرض ہو تو اَوَّلا اس کے مال میں سے وہ ادا کیا جائے پھر اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہے تو اس کے مال کے تیسرے حصّے سے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے ، پھر اس کے بعد جو مال بچ جائے اس میں سے شوہر کو حصّہ ملنے کی دو صورتیں ہیں اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی نہ ہو تو اس صورت میں شوہر کو کل مال کا آدھا ملے گا اور اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی ہو تو اس صورت میں شوہر کو کُل مال کا چوتھائی حصّہ ملے گا چنانچہ پارہ 4 سورۃُ النساء کی آیت نمبر 12 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر۔

کیا کبوتر سیِّد ہوتے ہیں؟

سُوال: عوام میں یہ مشہور ہے کہ کبوتر سیِّد ہیں یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کوئی بھی جانور سیِّد نہیں ہوتا۔اَلبتہ حرم شریف کے کبوتر ان کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جنھوں نے غارِ ثور کے دروازے پر

گھونسلہ بنا کر انڈے دیئے تھے، چنانچہ جب کفّارِ ناہنجار سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈھونڈ رہے تھے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ ثور میں تشریف لے گئے تو "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک درخت کو غار کے دروازے پر اُگنے کا حکم دیا، مکڑی کو غار کے دروازے پر جالا تننے کا حکم دیا اور دو جنگلی کبوتر بھیجے وہ غار کے دروازے پر ٹھہر گئے اور گھونسلہ بنا دیا۔ مُشرِکین یہ دیکھ کر واپس لوٹ گئے کہ غار میں کوئی بھی نہیں تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کبوتروں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور انہیں دُعائے خیر سے نوازا تو حرم شریف کے کبوتر انہی کبوتروں کی نسل سے ہیں۔"(1)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس غار کے دروازے پر پہنچ کر بعض کافر بولے کہ اس کے اندر جا کے دیکھ لو تو دوسرے بولے کہ اگر اس میں کوئی گھسا ہوتا تو جالا اور کبوتری کے انڈے ٹوٹ جاتے ایک بولا کہ یہ جالا تیری پیدائش سے پہلے کا ہے حالانکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اندر پہنچ جانے کے بعد وہ جالا مکڑی نے تنا تھا کبوتری نے انڈے دیئے تھے اگر رب (عَزَّوَجَلَّ) چاہے تو اپنے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مکڑی کے جالے کے ذریعہ بچائے، غضب کرے تو فرعون کو اس کے

مدینہ

1 ...... مُسندِ بزار، مسند زید بن أرقم، ۱۰/۲۴۶، حدیث: ۴۳۴۴ مُلخصاً

قلعہ کی دیواریں نہ بچا سکیں۔ بزرگانِ دِین (رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) فرماتے ہیں کہ حرم کے کبوتر اسی کبوتری کی نسل ہیں جس نے وہاں انڈے دیئے تھے ان کا اب تک احترام ہے۔(1) امام بوصیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ (قصیدۂ بردہ)

یعنی مشرکین نے کبوتری اور مکڑی کے بارے میں گمان کیا کہ یہ خَیْرُ الْبَرِیَّہ، سَیِّدُ الْوَریٰ، جنابِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (ان کی حفاظت کے لیے) جالا تَننے والی اور انڈے دینے والی نہیں ہیں۔

کبُوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا واقعہ

سُوال: کہتے ہیں کہ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کبوتر نے اپنے پاؤں خونِ امام سے تر کیے اور کربلائے مُعلّٰی سے پرواز کرتا ہوا مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کے لیے حاضر ہوا اُس وقت سے کبوتر کے پاؤں سُرخ ہو گئے۔ یہ بات کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کبوتر کا

مدینہ

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۸/۲۵۵

اپنے پاؤں خونِ امام سے تَر کرنے اور پھر کربلائے مُعلّٰی سے پرواز کرتے ہوئے راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربِّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کے لیے حاضِر ہونے کا واقعہ میری نظر سے نہیں گُزرا، اَلبتہ تفسیرِ صاوی میں کبوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا اِیمان افروز واقِعہ کچھ یوں ہے: (طوفانِ نوح گزر جانے کے بعد جب نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی کوہِ جُودی پر ٹھہر گئی تو) حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زمین کی خبر لانے کے لیے کسی کو بھیجنے کا اِرادہ فرمایا تو سب سے پہلے مرغی نے عرض کی: میں زمین کی خبر لاؤں گی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کے بازوؤں پر مہر لگا کر فرمایا: تجھ پر میری مہر لگ چکی ہے کہ تو ہمیشہ لمبی پرواز نہیں کر سکے گی اور میری اُمَّت تجھ سے فائدہ حاصل کرے گی۔ پھر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کوّے کو بھیجا مگر وہ ایک مُردار کو دیکھ کر اُس پر اُتر پڑا اور واپس نہیں آیا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس پر لعنت فرمادی اور اس کے لیے خوف میں مبتلا رہنے کی دُعا کر دی چُنانچہ کوّے کو حِلّ و حَرم میں کہیں بھی پناہ نہیں۔ پھر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کبوتر کو بھیجا تو وہ زمین پر نہیں اُترا بلکہ مُلکِ سبا سے زیتون کی ایک پتّی چونچ میں لیکر آگیا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: تم زمین پر نہیں اُترے اِس لیے پھر جاؤ اور زمین کی خبر لاؤ چُنانچہ کبوتر دوبارہ روانہ ہوا اور مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ

شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں حرمِ کعبۂ مُشرَّفہ کی زمین پر اُترا اور دیکھ لیا کہ پانی زمینِ حرم سے ختم ہو چکا ہے اور سُرخ رنگ کی مٹی ظاہِر ہو گئی ہے۔ کبوتر کے دونوں پاؤں سُرخ مٹی سے رنگین ہو گئے اور وہ اسی حالت میں حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس واپس آ گیا اور عرض کی: یَانَبِیَّ اللہ! میرے لیے یہ بات خوشی کا باعث ہو گی کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میرے گلے میں خوبصورت ہار پہنا دیجیے اور میرے پاؤں سُرخ فرما دیجیے اور مجھے زمینِ حرم میں رہائش کا شرف بخش دیجیے۔ حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کبوتر کی چونچ اور گردن پر دستِ شَفقَت پھیرا، اسے ہار پہنایا، اس کے پاؤں کو سرخی عطا فرمائی، اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے برکت کی دُعا مانگی۔(1)

کبوتر کی خاص عادات وصفات

سُوال: کبوتر کی کچھ خاص عادات بیان فرما دیجیے۔

جواب: حضرتِ سیِّدُنا علّامہ کمال الدین الدمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کبوتر کی خاص عادت یہ ہے کہ اگر اس کو ایک ہزار میل کے فاصلے سے بھی چھوڑا جائے تو یہ اُڑ کر اپنے گھر پہنچ جاتا ہے نیز دُور دراز ملکوں سے خبریں لاتا اور لے جاتا ہے اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کبھی کسی کا پالتو کبوتر اور کسی جگہ پکڑا گیا اور

مدینہ

1...... تفسیرِ صاوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۴۸، ۳/۹۱۶ مُلخصاً

تین تین سال یا اس سے بھی زیادہ مُدّت تک اپنے گھر سے غائب رہا مگر باوُجود اس طویل غیر حاضری کے وہ اپنے گھر کو نہیں بھولتا اور اپنی ثباتِ عقل، قُوَّتِ حافظہ اور کششِ گھر پر برابر قائم رہتا ہے اور جب کبھی اسے موقع ملتا ہے اُڑ کر اپنے گھر آجاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے اَعْضاء شَل ہو جائیں یا لَقْوہ، فالج کا اَثر ہو جائے تو ایسے شخص کو کسی ایسی جگہ جہاں کبوتر رہتے ہوں وہاں یا کبوتر کے قریب رہنا مفید ہے، یہ کبوتر کی عجیب و غریب خاصیّت ہے، اس کے علاوہ ایسے شخص کے لیے اس کا گوشت بھی فائدہ مند ہے۔(1)

کبوتر کا گوشت حلال ہے

سُوال: کبوتر کا گوشت کھانا حلال ہے یا حرام؟

جواب: کبوتر حلال پرندوں میں سے ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اونچا اُڑنے والے حلال پرندوں میں کبوتر اور چڑیا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔(2) لہٰذا اس کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت نہیں میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں سوال ہوا کہ "کبوتر کے کھانے میں کسی قسم کی کراہت ہے؟" تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جواباً اِرشاد فرمایا: کچھ نہیں۔(3)

مدینہ

1 ...... حَیاۃُ الْحَیوانِ الْکُبریٰ، الحمام، ۱/۳۶۵-۳۷۲ ملخصاً

2 ...... بَحْرُ الرّائِق، کتاب الطهارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۰۰ ملخصاً

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۳۲۱ ماخوذاً

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
قرآنِ پاک	❊ ❊ ❊ ❊	❊ ❊ ❊ ❊	❊ ❊ ❊ ❊
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نورُالعرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیا لاہور	البحر الرائق	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ	فتح القدیر	کوئٹہ
الدر المنثور	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ	الدر المختار	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ	رد المحتار	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابنِ ماجہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
مسندِ امام احمد	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان
مسندِ بزار	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ	وقار الفتاویٰ	بزم وقار الدین کراچی
المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ	الحدیقۃ الندیۃ	مطبعۂ عامرہ ۱۲۹۰ھ
فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ	حیاۃ الحیوان الکبریٰ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	❊ ❊ ❊ ❊	❊ ❊ ❊ ❊

❊ … ❊ … ❊ … ❊ … ❊

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	بچے کو سُلانے کیلئے افیون کِھلانا	16
یتیم کسے کہتے ہیں؟	2	حامِلہ عورت کو طلاق دینے کا حکم	17
یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت	3	جہیز کا مالک کون؟	18
یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ	5	شوہر زوجہ کا جہیز نہیں رکھ سکتا	20
یتیم کی دی ہوئی چیز کھا پی نہیں سکتے	5	زوجہ کے ترکے میں شوہر کا حصّہ	20
یتیم کے مال کا غیر محتاط اِستعمال	6	کیا کبوتر سید ہوتے ہیں؟	21
یتیم کا مال کھانے سے بچنے کا جذبہ	9	کبُوتر کے پاؤں سُرخ ہونے کا واقعہ	23
یتیم مُعاف نہیں کر سکتا	11	کبوتر کی خاص عادات وصفات	25
لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر	13	کبوتر کا گوشت حلال ہے	26
قبر پر بیٹھنا حرام ہے	13	ماخذ و مراجع	27
مسلمانوں کی قبروں کو روندنا جائز نہیں	14	❄❄❄	❄

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

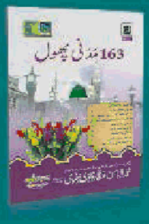

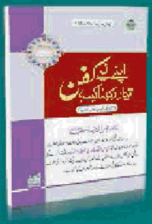

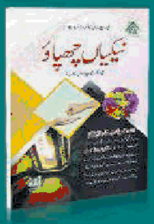

ISBN 978-969-631-792-0
0125524
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net